OPEN ACCESS
Al-Aẕvā الاضواء
ISSN 1995-7904 ;E 2415-0444
Volume 39, Issue, 61, 2024
www.aladwajournal.com

سمندری حیوانات کی خوراک کا شرعی معیار: قدیم وجدید فقہاء کی آراء کے تناظر میں

The Shariah Perspective on Marine Animal Feed: An Analysis of Views from Classical and Contemporary Jurists

Aqsa Tariq, Lecturer
Institute of Arabic and Islamic Studies, GCWU, Sialkot, Pakistan

KEYWORDS

Marine Feed; Shariah Status; Analysis; Modern and Ancient Jurists

Date of Publication:
28-06-2024

CC BY

Abstract

Opinions about animals vary across different religions and cultures worldwide. As the population increases, people are consuming a wider variety of foods to achieve unique tastes and pleasures. The rising trend in the consumption of marine creatures as food has evolved over time to meet human needs. Throughout history, marine animals and their various components have consistently been part of human diets. Islam does not directly impose Shari'a obligations on animals. Instead, it recognizes that different animals are created with distinct natures and guides them according to these inherent characteristics. Consequently, animals live according to their instinctive and natural awareness. Since animals are not directly addressed by Shari'a, there are no specific Shari'a guidelines regarding what animals should eat. However, when human intervention in animal feed could affect the sanctity of human food derived from these animals, Shari'a provides guidance.
This paper aims to clarify the Shariah quality of marine animal feed in terms of sanctity, examining perspectives from both ancient and modern jurists. Using descriptive and analytical research methods, this analysis presents the views of classical and contemporary jurists on the subject.

تعارف:

مختلف مذاہب و اقوام میں حیوانات کے متعلق مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ آبادی میں اضافہ ہونے کی بناء پر لذت اور ذائقے میں انفرادیت کے حصول کے لیے انسان مختلف چیزوں کو کھانے کا حصہ بنا رہا ہے۔ اور عصر حاضر میں آبی حیونات کا بطور خوراک استفادہ واستعمال میں جدت کی نئی شکلیں پیدا ہو گئی ہیں۔ سمندری مخلوقات کو کھانے کا حصہ بنانے کے رجحانات میں ممکنہ اضافہ کی بناء پر سمندری حیوانات کی حلت وحرمت کا جائزہ لینے کی ضرورت زیادہ بڑھ چکی ہے۔ ایک طرف وہ لوگ ہیں جو حیوانی اجزاء کے غذائی استعمال کو بے رحمی تصور کرتے ہیں اور اس سے مطلق منع کرتے ہیں۔ دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو ہر جانور کو انسانی خوراک قرار دیتے ہیں اور اس باب میں کوئی امتیاز و تفریق روا نہیں رکھتے۔ یہ دونوں گروہ ہی اعتدال سے دور اور قانون فطرت کے باغی ہیں۔ سمندری حیوانات سے استفادہ اور ان کے مختلف اجزاء کا استعمال انسانی تاریخ کے ہر دور میں موجود رہا ہے۔ اور وقت کے ساتھ ساتھ انسانی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے یہ استعمالات اپنی نوعیت بدلتے رہے ہیں۔ سمندری حیوانات سے استفادہ کے اصولی احکامات قرآن و سنت میں موجود ہیں۔ جنہیں بنیاد بنا کر فقہائے کرام نے اپنے اپنے زمانے اور علاقوں میں پائے جانے والے سمندری جانوروں کی حلت وحرمت کے بارے میں آراء قائم کی ہیں۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ:

حیوانات سے استفادہ کے اصولی احکام تو قرآن و سنت میں موجود ہیں جنہیں بنیاد بناء کر فقہاء کرام نے اپنے اپنے زمانے اور علاقے میں اس سلسلہ میں نت نئے پیدا ہونے والے مسائل پر روشنی ڈالی ہے۔ لیکن "سمندری حیوانات کی خوراک کا شرعی معیار: قدیم وجدید فقہاء کی آراء کے تناظر میں" کو مقالہ نگار کی معلومات کے مطابق براہ راست کسی نے اپنا موضوع بحث نہیں بنایا۔ مقالات اور منظر عام پر آنے والی دیگر ذخیرہ کتب میں حیوانات کے حلال وحرام کا ذکر تو ضرور ملتا ہے لیکن اس حوالے سے کوئی قابل قدر تحقیق سامنے نہیں آئی۔ البتہ درج ذیل مقالات اور کتب جزوی طور پر اس سے متعلق ہیں جو کہ راہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ حرام حیوانی اجزاء کے استعمالات اور فقہ اسلامی[1]: اس مقالہ میں حیوانات سے استفادہ اور حیوانی اعضاء و اجزاء کے مختلف استعمالات کے بارے میں فقہاء کرام کی آراء کو جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ احکام الاطعمۃ فی الشریعۃ الاسلامیۃ[2]: اس کتاب میں حیوانات کے بارے میں مفصل معلومات درج ہیں۔ اس میں فقہی نقطۂ نظر سے حلت وحرمت کے مسائل کو نہایت تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ الاطعمۃ واحکام الصید والذبائح[3] : اس کتاب میں حیوانات کی تقسیم، ان کے احکامات، حیوانات کا کھانے میں استعمال اور حلت وحرمت کے احکامات کا نہایت مدلل انداز میں ذکر کیا گیا ہے۔

مقصد تحقیق: دوران تحقیق اس مقالہ میں مندرجہ ذیل مقصد تحقیق کو سامنے رکھا گیا ہے: "حلت وحرمت کے اعتبار سے قدیم وجدید فقہاء کی آراء کے تناظر میں سمندری حیوانات کی خوراک کے شرعی معیار" کو واضح کرنا۔

منہج واسلوب تحقیق: زیر تحقیق مقالہ میں درج ذیل اسالیب تحقیق کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ بیانیہ تحقیق: یہ اسلوب موضوع کے مفصل تعارف کو بیان کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ تجزیاتی تحقیق: اس طریقہ تحقیق کو استعمال کرتے ہوئے حلت وحرمت کے اعتبار سے قدیم وجدید فقہاء کی آراء کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

اسلام نے براہ راست حیوانات کو شرعی احکامات کا مکلف نہیں بنایا۔ بلکہ فطری طور پر مختلف حیوانات پیدا کر کے ان کی فطرت کے مطابق راہنمائی کی ہے اور اس کے بعد تمام حیوانات اپنی جبلت اور فطرت کے تحت زندگی گزارتے ہیں، چونکہ حیوانات شریعت کے مخاطب نہیں اس لیے شریعت نے ان باتوں کو مقصود بالذات نہیں ٹھہرایا کہ حیوانات کی خوراک کیا ہوگی۔ کونسا حیوان کیا کھائے گا کیا نہیں کھائے گا۔ اس لیے جہاں کہیں بھی حیوانات کی خوراک کے معاملے میں انسانی عمل دخل ہوگا یا حیوانات سے حاصل ہونے والی انسانوں کی خوراک میں کوئی مسئلہ پیش آنے کا امکان ہوگا وہاں پر شریعت نے ہر طرح سے راہنمائی کی ہے۔

سمندری حیوانات کی خوراک کے حوالے سے خام مال کی وصولی وفراہمی کے شرعی ضوابط:

حیوانات کی خوراک کے حوالے سے خرید وفروخت کی شرعی شرائط کو مد نظر رکھتے ہوئے خام مال (Raw Material) کی حد تک، ہر قسم کی حیوانات کی خوراک کے لیے، درج ذیل اقسام کی نباتات سے حاصل شدہ، ہر قسم کا خام مال، ہر حالت میں، اصلی (Raw Form) ہو یا کسی بھی حد تک تیار شدہ (Processed Form) ہو، خالص ہو یا مخلوط (Mix) ہر حالت میں اس کی وصولی وفراہمی (Supply & Handling)، اس کی خرید وفروخت، اس کا کاروبار کرنا اور اس سے حاصل شدہ آمدنی جائز اور حلال ہے۔

سمندری حیوانات کی خوراک کے حوالے سے کاروبار کا شرعی معیار:

- تمام سمندری زندہ حیوانات (Aquatic Animal's) پاک اور مال متقوم (Valuable & Valid in Sharia) ہیں، لہٰذا ان کا کاروبار کرنا جائز ہے، جیسے مچھلی، کیکڑا وغیرہ۔[4]
- تمام مردہ بحری حیوانات بھی پاک اور مال متقوم ہے، لہٰذا ان کا کاروبار کرنا جائز ہے۔[5]
- تمام برمائی زندہ حیوانات (Amphibians) مال متقوم ہیں، لہٰذا جائز مقاصد کے لیے ان کا کاروبار کرنا جائز ہے۔ جیسے کچھوا، مگرمچھ، مینڈک وغیرہ۔[6]

سمندری حیوانات سے حاصل شدہ خام مال کی وصولی وفراہمی:

Supply of Aquatic Animal's Raw Material for Animal Feeds:

تمام سمندری حیوانات شرعاً پاک ہے، لہٰذا ہر قسم کی بحری حیوانات سے حاصل شدہ، ہر قسم کا خام مال، ہر حالت میں اصلی ہو یا کسی بھی حد تک تیار شدہ (Processed Form) ہو، خالص ہو یا مخلوط، ہر قسم کی حیوانات کی خوراک کے لیے اس کی وصولی وفراہمی، اس کاروبار کرنا اور اس سے حاصل شدہ آمدنی، خرید وفروخت کی دیگر

شرعی شرائط کو مد نظر رکھتے ہوئے خام مال کی حد تک جائز اور حلال ہے۔ جس کی بطور نمونہ درج ذیل یا ان کے علاوہ قسمیں ہو سکتی ہیں:

حیوانات کی خوراک کے لیے مچھلی سے حاصل شدہ خام مال کی وصولی و فراہمی:

Fish & Fish by-products Supply for Animal Feeds

- ہر قسم کی مچھلی سالم (Full)، اس کے تمام اجزاء اور ہر قسم کی مچھلی کی ذیلی مصنوعات (Fish by-Products) سے حاصل شدہ خام مال۔
- ہر قسم کی مردار اور سڑی ہوئی مچھلی، اس کے تمام اجزاء اور ان کی ذیلی مصنوعات سے حاصل شدہ، ہر قسم کا خام مال[7]۔
- ہر قسم کی مچھلی کے خون، ہڈیوں، چربی، چھلکے اور جلد سمیت تمام اجزاء اور ان کی ذیلی مصنوعات سے حاصل شدہ ہر قسم کا خام مال۔[8]

حیوانات کی خوراک کے لیے مچھلی کے علاوہ دیگر سمندری حیوانات سے حاصل شدہ خام کی وصولی و فراہمی:

Other than Fish Aquatic Animals & It's by-products Supply for Animal Feeds:

- مچھلی کے علاوہ تمام سمندری حیوانات، ان کے تمام اجزاء اور تمام سمندری حیوانات کی ذیلی مصنوعات[9]
- اور ان سے حاصل شدہ ہر قسم کا خام مال۔[10]
- مچھلی کے علاوہ تمام مردار اور سڑے ہوئے بحری حیوانات۔[11]
- ان کے تمام اجزاء اور ان کی ذیلی مصنوعات سے حاصل شدہ، ہر قسم کا خام مال۔[12]
- تمام سمندری حیوانات کے خون، ہڈیوں، چربی، چھلکے، جلد سمیت تمام اجزاء اور ان کی ذیلی مصنوعات سے حاصل شدہ، ہر قسم کا خام مال۔

" واحترزبه عن البحري، وهو مايكون توالده في الماء ولوكان مثواه في البرلأن التوالد أصل والكينونة بعده عارض، فكلب الماء والضفدع المائي كماقيده في قيده في الفتح قال ومثله السرطان والتمساح والسلحفاة البحري يحل اصطياده للمحرم بنص الآية وعمومهامتناول لغير الماكول منه وهو۔"[13]

مچھلیوں کے اجزاء سے تیار ہونے والی خوراک کا شرعی حکم:

مرغیوں کو دی جانے والی خوراک جو کہ مچھلیوں کے اجزاء سے تیار ہوتی ہے اس کا شرعا حکم یہ ہے کہ وہ خوراک مطلقا پاک ہے۔ اس لیے ایسی خوراک مرغیوں یا دوسرے جانوروں کو کھلانا اور اس کا کاروبار کرنا جائز ہے۔[14]

برمائی حیوانات سے حاصل شدہ خام مال کی وصولی وفراہمی :

Supply & Handling of Amphibians Animals base Raw Material for Animal Feeds

برمائی حیوانات(Amphibians) کی ذیلی قسمیں:

ا۔ حلال برمائی حیوانات ۲۔ حرام (مکروہ) برمائی حیوانات

تمام برمائی حیوانات سے بننے والی خوراک کی تفصیلی قسمیں:

- وہ برمائی حیوانات (Amphibians) جو حلال ہیں، مثلاً بطخ وغیرہ، ان کے اجزاء سے حیوانات کی خوراک کے بارے میں وہی حکم ہے جو حلال بری حیوانات کا ہے۔
- وہ برمائی حیوانات جو حلال نہیں، اور جن میں بہتا ہوا خون موجود ہوتا ہے، مثلاً کچھوا وغیرہ، ان کے اجزاء سے حیوانات کی خوراک کے بارے میں ان کا حکم وہی ہے جو حلال بری حیوانات کے علاوہ دیگر ناجائز بری حیوانات کا ہے۔[15]
- وہ برمائی حیوانات جو حلال نہیں، اور جن میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا، مثلاً مینڈک وغیرہ، ان کے اجزاء سے حیوانات کی خوراک کے بارے میں ان کا حکم وہی ہے جو حلال بحری حیوانات کے علاوہ دیگر ان ناجائز بحری حیوانات کا ہے جن میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا۔[16]
- تمام برمائی حیوانات جن میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا شرعاً پاک ہیں، اس لیے ان کے تمام اجزاء یا ان کی ذیلی مصنوعات[17] سے حاصل شدہ، ہر قسم کا خام مال، ہر حالت میں، ہر قسم کی حیوانات کی خوراک کے لیے اس کی وصولی وفراہمی، اس کا کاروبار کرنا اور اس سے حاصل شدہ آمدنی ، خرید وفروخت کی دیگر شرعی شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے خام مال کی حد تک جائز اور حلال ہے۔[18]
- تمام مردار اور سڑے ہوئے برمائی حیوانات جن میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا سے حاصل شدہ، ہر قسم کے خام مال کا بھی یہی حکم ہے۔[19]

➢ **حیوانات کا کسی بھی قسم کی خوراک خود کھانا:** اس کی دو اقسام ہیں:

- جانوروں کا کسی بھی قسم کی خوراک خود کھانے سے متعلق شرعی قواعد وضوابط
- جانوروں کا کسی بھی قسم کی خوراک خود کھانے کی عملی صورتیں اور ان کا شرعی حکم

حیوانات کا کسی بھی قسم کی خوراک خود کھانے سے متعلق شرعی قواعد وضوابط:

جانور خواہ حلال ہوں یا حرام، چونکہ شریعت کے مکلف نہیں اس لیے اصولاً وہ خود کوئی بھی چیز کھائے پیے، کوئی مسئلہ نہیں، البتہ اس صورتحال میں شریعت کئی جگہ مداخلت کرتی ہے، جنہیں ہم کئی شرعی ضابطوں کی صورت

میں بیان کرتے ہیں۔ یہ شرعی ضابطے درج ذیل ہیں:

- اگر کوئی حلال جانور، چاہے بری ہو یا بحری، اگر کسی دوسرے زہریلے جانور کو اپنی خوراک بناتا ہے، مثلاً کوئی حلال جانور کوئی ایسی مضر چیز (مثلاً بچھو، سانپ وغیرہ مضر چیزیں) کھاتا ہے، جس کی وجہ سے اسے خود تو کچھ نہیں ہوتا، لیکن اس کے نتیجے میں اس کا گوشت انسانی صحت کے لیے مضر اور غیر محفوظ ہو جاتا تو اس صورت میں مسلمان کے لیے شرعاً ضروری ہے کہ وہ حلال حیوانات کو ایسی خوراک کھانے سے روکے۔[20] اور ایسے جانور کا گوشت استعمال نہ کرے۔[21]
- درندے ہونے کا اطلاق سمندری حیوانات پر نہیں ہوتا۔ اس لیے سمندر کے حلال شکاری حیوانات مثلاً شارک یا عام مچھلیاں وغیرہ، جو دوسری مچھلیوں وغیرہ کا شکار کرتی ہیں وہ شرعاً درندہ کے حکم میں شامل نہیں اور ان کا گوشت وغیرہ مضر نہیں تو وہ حلال ہیں۔[22]

حیوانات کا کسی بھی قسم کی خوراک خود کھانے کی عملی صورتوں کے شرعی ضوابط:

جانور (بری ہوں یا بحری) ان کے لیے خالص نباتات یا مختلف قسم کی نباتات سے تیار شدہ مخلوط خوراک کی درج ذیل قسمیں خود کھانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں، البتہ اس صورت میں شرعاً یہ حکم ہے کہ کوئی بھی حیوان حلال ہو یا حرام، اگر ایسی چیز کھاتا ہے جو اس کے لیے مہلک اور مضر ہو، مثلاً کوئی زہریلا پودا، حیوان وغیرہ، تو اس صورت میں شریعت حیوانات کے حقوق اور ان کی فلاح و بہبود کی خاطر مسلمان کو حکم دیتی ہے کہ اس حیوان کو اس مہلک اور مضر چیز کھانے سے بچائے۔

- بحری ہو یا بری تمام حرام حیوانات کا خالص نباتات یا مختلف قسم کی نباتات سے تیار شدہ مخلوط خوراک خود کھانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔ حلال جانوروں (بری ہوں یا بحری) کا خالص نباتات یا مختلف قسم کی نباتات سے تیار شدہ مخلوط خوراک خود کھانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔[23]
- حرام حیوانات (بری ہو یا بحری) اور حلال حیوانات کا دوسرے حیوانات کو زندہ یا مردہ خالص یا مختلف قسم کی حیوانات کے اجزاء سے تیار شدہ مخلوط خوراک خود کھانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔
- جانوروں (حرام حیوانات) کا اور حلال حیوانات خالص معدنیات یا مختلف قسم کی معدنیات سے تیار شدہ مخلوط خوراک خود کھانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔
- جانوروں (حرام حیوانات) اور حلال حیوانات کا مختلف قسم کی نباتات و حیوانات سے تیار شدہ مخلوط خوراک خود کھانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔

- جانوروں (حرام حیوانات) اور حلال حیوانات کا مختلف قسم کی نباتات ومعدنیات سے تیار شدہ مخلوط خوراک خود کھانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔
- جانوروں (حرام حیوانات) اور حلال حیوانات کا مختلف قسم کی معدنیات وحیوانات سے تیار شدہ مخلوط خوراک خود کھانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔

حلال جانوروں کا کوئی چیز خود کھانے سے متعلق اضافی شرعی ضابطہ وشرائط:

شرط اول: اگر حلال حیوانات، نباتات میں سے کوئی ایسی چیز کھاتے ہیں جس کی وجہ سے حلال حیوان کا گوشت انسانی استعمال کے لیے محفوظ نہیں رہتا تو مسلمان کے لیے شرعاً ضروری ہے کہ وہ حلال حیوانات کو ایسی خوراک کھانے سے روکے، کیونکہ اس میں مال کا ضیاع ہے۔

شرط ثانی: حلال جانور چاہے بری ہو یا بحری، مثلاً بھیڑ بکری، گائے، حلال پرندے، مچھلی وغیرہ، اگر حیوانات (زندہ یا مردہ) یا مختلف قسم کی حیونات کے اجزاء سے تیار شدہ مخلوط خوراک خود کھاتے ہیں جس کی وجہ سے مذکورہ بالا ضابطوں کی روشنی میں اس پر جلالہ، درندے یا خباثت کے احکام جاری نہیں ہوتے اور ایسے حلال جانور کا گوشت انسانی استعمال کے لیے محفوظ ہے، تو حلال جانور کا ایسی خوراک کھانے میں کوئی مسئلہ نہیں اور ایسے حلال جانور کا گوشت شرعی ذبیحہ کے بعد حلال ہے۔[24]

حیوانات کی خوراک سے متعلق مطبوعہ فتاویٰ کا خلاصہ:

نمبر شمار	اقسام
۱	خنزیر کے علاوہ دیگر تمام زندہ بری، بحری یا برمائی، حیوانات کی خرید وفروخت اور ان کی کمائی اس شرط پر جائز ہے کہ اس جگہ اس کی قیمت اور اس کی خرید وفروخت کا رواج ہو۔[25]
۲	احناف کے ہاں مچھلی کے سوا دیگر پانی کے جانور نہ کھائے جائیں۔مالکیہ سمندر میں جو کچھ ہے اس کی اباحت کے قائل ہیں۔فقہاء مالکیہ کے نزدیک معتمد رائے کے مطابق تمام سمندری مردار پاک ہیں۔ تاہم خشکی پر زیادہ دیر تک زندہ رہنے والے حیوانات کے بارے میں بعض مالکی فقہاء کی رائے یہ ہے کہ یہ مردہ حالت میں نجس قرار پائیں گے۔[26] امام شافعیؒ نے ان سب کو مباح قرار دیا ہے۔[27] فقہاء حنابلہ کے قول کے مطابق مچھلی اور تمام سمندری مردار حلال ہیں۔ اس لیے کہ سمندری مردار ان کے نزدیک حلال ہیں اور جب انہیں حلال قرار دیا گیا ہے تو پھر لا محالہ یہ بھی پاک ہیں۔البتہ جو حیوانات برمائی ہیں۔مثلاً مینڈک، کچھوا وغیرہ وہ ان کے نزدیک مردہ حالت میں ناپاک ہیں اس لیے کہ ان میں دم سائل ہوتا ہے۔[28]
۳	صاحب ہدایہ نے کہا ہے: ان جانوروں میں خرید وفروخت اور کھانے کے بارے میں اختلاف ایک جیسا ہے۔ صاحب تبیین نے ذکر کیا ہے کہ پانی کے حیوانات کی بیع ان کے ظاہر ہونے کی وجہ سے بالاجماع جائز ہے۔ اس مسئلے میں غور وفکر کی ضرورت ہے کیونکہ حنفی کتب میں مذکور ہے کہ جانوروں میں سے مچھلی کے سوا کسی جانور کی بیع حلال نہیں، جیسا کہ فتح القدیر

	اور بحر الرائق میں کتاب البیوع میں درج ہے۔
۴	فقہاء حنفیہ کے علاوہ جمہور فقہاء کے نزدیک تمام سمندری مردار پاک اور حلال ہیں۔ البتہ بعض جزئیات میں ان کی آراء میں اختلاف ہے۔ البتہ جو جانور پیدائش کے اعتبار سے آبی ہو جیسے مچھلی، مینڈک اور کیکڑا وغیرہ اگر وہ پانی میں مر جائے تو اس کی موت سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ فقہ حنفی میں آبی مردار کو نجس قرار نہیں دیا جاتا کیونکہ آبی حیوانات میں خون نہیں ہوتا اور مردار کے نجس ہونے کی وجہ وہ خون ہے جو مردار کے بدن میں منجمد ہوتا ہے۔[29]

سمندری حیوانات کے متعلق قدیم وجدید فقہاء کا نقطۂ نظر:

i. امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک بحری جانوروں میں سوائے مچھلی کے سب حرام ہیں کیونکہ یہ سب خبائث ہیں اور قرآن نے خبائث کو حرام قرار دیا ہے۔

ii. امام شافعیؒ کے مذہب میں صحیح قول یہ ہے کہ سمندری جانوروں میں صرف مینڈک حرام ہے۔ بقیہ تمام جانور خواہ مردہ ہوں حلال ہیں کیونکہ قرآن مجید میں سمندر کے شکار اور طعام کو حلال بتلایا گیا ہے۔ امام شافعیؒ کے مذہب کا دوسرا قول یہ کہ خشکی کے جو جانور حرام ہیں ان کے ہم شکل سمندری جانور حرام ہوں گے اور خشکی کے حلال جانوروں کے مشابہ سمندری جانور حلال ہوں گے۔

iii. امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے مذاہب میں بھی مینڈک کے سوا تمام سمندری جانور حلال ہیں ان مذاہب میں مینڈک حرام ہے۔ بقیہ تمام جانور خواہ مردہ ہوں حلال ہیں ان مذاہب میں مینڈک اس لیے حرام ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مینڈک کے مارنے سے منع فرمایا۔ اگر یہ حلال ہوتا تو مارنے کی ممانعت نہ ہوتی۔[30]

خشکی وپانی دونوں میں رہنے والے جانور جیسے مینڈک، کچھوا، مگرمچھ، کیکڑا:

- امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ سب خباثت کی وجہ سے حرام ہیں۔
- امام شافعیؒ بھی خشکی اور تری دونوں جگہوں پر رہنے والے جانورں کو حرام قرار دیتے ہیں۔
- البتہ امام احمدؒ کی رائے میں مگرمچھ اور مینڈک حرام ہیں جبکہ کچھوے کو ذبح کرنے کے بعد اور کیکڑے کو بغیر ذبح کھانا جائز ہے۔[31]

احناف: مچھلی کے علاوہ تمام پانی کے (مردہ) جانور حرام ہیں۔

جمہور: پانی کے وہ جانور جو پانی کے علاوہ زندہ نہیں رہ سکتے خواہ انہیں کسی بھی طرح موت آئے سب حلال ہیں۔[32]

راجح: جمہور کا موٴقف راجح ہے۔[33]

تجزیہ وترجیح:

مقالہ نگار کے خیال میں عمومی طور پر کسی بھی چیز کے حرام ہونے کا جو ضابطہ بیان کیا جاتا ہے اس کی تین صورتیں ہیں۔

i. **اس چیز کا ناپاک ہونا:** کھائی جانے والی تمام اشیاء حلال ہیں سوائے ناپاک، نقصان دہ اور نشہ آور کے۔

ii. **نشہ آور ہونا:** نشے والی چیزیں بھی حرام ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔﴿رجس من عمل الشیطن فاجتنبوه لعلكم تفلحون﴾[34]۔

iii. **نقصان دہ یعنی ضرر رساں ہونا:** نقصان دہ چیزیں کو زہریلا ہونے کی وجہ سے کھانا منع ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے﴿و لا تقتلوا انفسکم﴾[35] اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ مزید ارشاد فرمایا:﴿ لا تلقوا بایدکم الی التھلکۃ﴾[36]۔

- **احتیاط کا پہلو:** چنانچہ اس حوالے سے ایک پہلو احتیاط کا ہے اور حنفیہ نے احتیاط کے پہلو کو مد نظر رکھتے ہوئے ہی مچھلی کے علاوہ باقی سب حیوانات کو حرام قرار دیا ہے۔ حنفیہ کہتے ہیں کہ جس چیز کی حیات پانی کے باہر ممکن نہیں وہ حلال ہے جیسا کہ مچھلی۔ اور اس کے علاوہ باقی تمام حیوانات حلال میں شامل نہیں ہوں گے کیونکہ وہ پانی کے باہر بھی زندہ رہ سکتے ہیں۔
- **حلت وحرمت کا پہلو:** امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جن حیوانات کی حیات کا اعتبار خشکی و پانی دونوں جگہوں پر ہوتا ہو وہ سمندری مردار میں شامل نہیں ہوں گے۔ مزید یہ کہ حلت و حرمت کے پہلو کے حوالے سے احناف خشکی و تری کے حیوانات میں سے "نفیس الطبع" ہونے کو ترجیح دیتے ہیں جو کہ زیادہ مناسب اور موافق بھی ہے۔ جبکہ خبائث کو حرام قرار دیا جانا ہی بہتر ہے۔
- **ضرر کا پہلو:** اگر کسی بھی چیز میں ضرر یا نقصان (یعنی کہ وہ چیز زہریلی ہو) کا معاملہ ہو تو اس چیز کو چھوڑ دیا جانا چاہیے۔

مچھلی کے علاوہ دیگر سمندری حیوانات:

دیگر سمندری حیوانات: دیگر سمندری حیوانات جو کہ درجہ ذیل ہیں۔ لوبسٹر، کریب، شرمپس، ایل، شیل فش، پران، اویسٹر، ٹربٹ، فلپرز، آکٹوپس اور اسکوڈز شامل ہیں۔[37]

جمہوری فقہاء کی آراء: جمہور فقہاء یعنی مالکیہ، حنابلہ اور ظاہریوں کے نزدیک تمام آبی حیوانات جو پانی کے علاوہ خشکی پر زندہ نہیں رہ سکتے۔ حلال ہیں جبکہ شافعی فقہاء نے امام شافعیؒ کے اصولوں کی بنیاد پر آبی حیوانات کے بارے میں تین قسم کی آراء کو ذکر کیا ہے۔

- تمام آبی حیوانات حلال ہیں۔(صحیح ترین رائے)
- مچھلی کے سوا سب حرام ہیں۔
- خشکی پر جو حیوانات حلال ہیں۔ ان کے مشابہ آبی حیوانات، بھی حلال ہیں اور جو خشکی پر حرام ہیں ان کے مشابہ آبی حیوانات حرام ہیں۔[38]

فقہاء حنفیہ کی رائے: ان کے نزدیک آبی حیوانات میں سے صرف مچھلی حلال ہے۔ جبکہ باقی سب آبی حیوانات حرام ہیں۔[39]

جمہور فقہاء کے دلائل : آبی حیوانات کی حلت کے بارے میں جمہور فقہاء نے یہ استدلال کیا ہے۔

﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَ طَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُم﴾[40]

اس آیت سے یہ استدلال کیا گیا ہے۔ کہ سمندری صید اور طعام میں مچھلی اور دیگر آبی حیوانات سب شامل ہیں۔ اس لئے تمام آبی حیوانات حلال ہیں۔﴿وَ مَا یَسْتَوِی الْبَحْرٰنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَ هٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَ مِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِیًّا ﴾[41] اس آیت کے عموم سے بھی یہ استدلال کیا جاسکتا ہے کہ اس میں تمام آبی حیوانات شامل ہیں۔ اور اس حدیث سے بھی استدلال کیا گیا ہے۔((عن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللهؐ هو الطهور ماؤه والحل میتته))[42]

فقہاء حنفیہ کے دلائل:

﴿وَ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِث﴾[43]

﴿اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَ مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ﴾[44]

پہلی آیت سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ آبی حیوانات جو کہ مچھلی کے علاوہ ہیں خبائث ہونے کی وجہ سے حرام ہیں۔ اور دوسری آیت سے یہ استدلال کہ اس میں خنزیر کی حرمت کے بارے میں عموم پایا جاتا ہے۔ لہٰذا آبی ہو یا غیر آبی دونوں صورتوں میں حرام ہے۔

خلاصہ : گزشتہ سطور میں پیش کی گئی بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ: وہ جانور جو صرف پانی میں رہتے ہیں ان کے بارے میں حنفیہ کا موقف یہ ہے کہ مچھلی کے سوا تمام آبی جانور حرام ہیں۔ سمک طافی کے بارے میں ان کی دلیل: حرمت علیکم المیتۃ اور دوسری جگہ ویحرم علیھم الخبائث۔ مچھلی کے علاوہ تمام آبی جانور مینڈک، کیکڑے، سانپ وغیرہ گندے اور خبائث میں شامل ہیں۔ مشترک وجوہات کی بنا پر اگر سمندری حیوانات باعث ضرر نہ ہوں، خبیث نہ ہوں اور پانی کے جانور ہوں تو امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کے درمیان اختلاف کو قرب میں بدلا جاسکتا ہے۔ کیونکہ یہ تینوں خواص فقہ حنفی اور فقہ شافعی میں ایک جیسے ہیں۔ جیسا کہ ملائیشیا کے اسٹینڈرڈ ایم۔ ایس 1500 میں بتایا گیا

ہے۔ کہ اس جانور کا تزکیہ کیا گیا ہو کیونکہ یہی قرآن کا شرعی حکم ہے۔ اور خشکی وتری کے جانوروں میں احتیاط کا پہلو یہ ہے کہ وہ پانی کا جانور ہو خشکی کا نہ ہو۔ حنفیہ اور شافعیہ کے اختلاف میں اس بات کو مد نظر رکھ کر بعد کو قرب میں بدلا جا سکتا ہے۔ کہ امام نوویؒ خود بر مائی حیوانات کے بارے میں کہتے ہیں کہ معتمد اور اصح بات وہی ہے کہ ہر جاندار جو پانی میں رہتا ہے وہ حلال ہے سوائے مینڈک کے۔ اور یہی بات یا موقف حنفیہ نے اختیار کیا ہے کہ مچھلی کے علاوہ سب حیوانات حرام کے زمرے میں آتے ہیں۔ مباح اور حرام کے متعلق مالکیہ کے مذہب کا خلاصہ یعنی جن حیوانات کے بارے میں شریعت میں کوئی حکم نہیں ان میں عربی ذوق سے فیصلہ کرنا۔ مالکیہ کا مذہب کھانے پینے کی چیزوں کو مباح قرار دینے میں سب سے زیادہ وسیع ہے۔ حالت اختیار میں درج ذیل چیزیں کھانے پینے کے لئے مباح ہیں۔ حنابلہ کے نزدیک اگر حجاز کے شہری علاقوں کے لوگ ان کو اچھا جانیں تو اس کا کھانا حلال ہو گا۔ کیونکہ عرب کے لوگ وہی ہیں جن پر قرآن نازل ہوا اور وہی قرآن وسنت کے مخاطب بنے۔

تجاویز وسفارشات:

- سمندری حیوانات کا بطور دوا استعمال اور اس کی حلت وحرمت کے حوالے سے فقہی اصول وضوابط اور فتاویٰ جات کی روشنی میں فقہاء کرام کی آراء کا تجزیہ کیا جا سکتا ہے۔
- کسی بھی سمندری حیوان کو مخصوص کر کے اس پر تحقیقی حوالے سے کام ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ وہیل، ڈولفن یا بڑی اقسام والی مچھلیوں کی ملکی وغیر ملکی تجارت اور مختلف صنعتوں میں ان کا استعمال وغیرہ۔

حواشی وحوالہ جات

1. مبشر حسین، حرام حیوانی اجزاء کے استعمالات اور فقہ اسلامی، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی، شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب، لاہور، ۲۰۱۰ء

2. عبداللہ بن محمد الطریقی، ڈاکٹر، احکام الاطعمۃ فی الشریعۃ الاسلامیۃ، راسۃ ادارات البحوث العلمیۃ والافتاء الدعوۃ والارشاد ۱۴۰۴ھ

3. صالح بن فوزان بن عبداللہ، الاطعمۃ واحکام الصید والذبائح، مکتبہ المعارف للنشر والتوزیع، الریاض، س۔ن

4. عارف علی شاہ، مفتی، حیوانات کی خوراک کا شرعی معیار، سنہا حلال ایسوسی ایشن پاکستان، ۲۰۱۵ء، ص:۸۵؛ الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین (رد المختار)، ۵/ ۵۱

5. ایضاً؛ المبسوط للسرخسی ،۵۷/۱؛قال (وموت الضفدع، السمک، والسرطان فی الماء لایفسده) لوجهين:أحدهما أن الماء معدنه، والشی ء إذا مات فی معدنه لا يعطى له حكم النجاسة كمن صلى، وفی كمه بيضة مذرة حال محها دمانجوزصلاته، وهذالان التحرز عن موته فی الماء غير ممكن والثانی أنه ليس بذه الحيوانات دم سائل فإن مايسيل منها إذا شمس ابيض، والدم إذا شمس اسود،وہذا الحرف أصح۔الجوہرة النيرة على مختصر القدوری، ۱۵/۱ ؛البحرالرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوری،۹۲/۱؛قوله وموت مالادم فيه كالبق والذباب والزنبور والعقرب والسمک والضفدع والسرطان لا ينجسه) أي موت حيوان ليس له دم سائل في الماء القليل لاينجسه مواهب الجليل في شرح مختصر خليل،۸۳/۱؛ وقد روي أن النبي۔صلى اللّٰه عليه وسلم۔

((قال لسلمان:یاسلمان،أیماطعام أوشراب ماتت فیه دابة لیست لها نفس سائلة، فهو الحلال:أکله، وشربه، ووضوء ه))وهذا صریح،أخرجه الترمذي، والدار قطني... (أحدهما) میتة طاہرة وهوالسمک وسائر حیوان البحر الذی لایعیش إلافي الماء فهوطاہر حیاً ومیتاً لأنه لوکان نجسالم یبح أکله (ایضا شرح الزرکشی علی مختصرالخرقی ،۱۳۵/۱

[6] تحفة الفقهاء،۶۳/۱

[7] الاصل للشیبانی ،۴۱۵/۵؛قلت:افتکره ماکان في البحرمن الصیدسوی السمک قال:نعم قلت:افتجیزبیع ماباعة؟ قال:لاقلت:ولم وقد أجزت بیع السباع؟ قال:لأن السباع لهاثمن،وماذکر من صیدالبحرسوی السمک فلیس له ثمن،المبسوط للسرخی،۲۱۲/۲؛ قال: ولیس في السمک واللؤلؤوالعنبریستخرج من البحرشي ء في قول أبي حنیفة۔ رحمة اللّٰه تعالیٰ۔وقال أبویوسف في العنبرالخمس وکذلک في اللؤلؤعنده ذکره في الجامع الصغیر،أما السمک فهومن الصیود،ولیس في صید البرشيء علی من أخذه فکذلک في صیدالبحر۔ وأماالعنبرواللؤلؤفقد احتج أبویوسف۔رحمة اللّٰه تعالیٰ۔ بماروي أن یعلی بن اُمیة کتب إلیٰ عمر بن الخطاب۔رضی اللّٰه عنه۔ یسأله عن عنبر وجد علی الساحل فکتب إلیه في جوابه أنه مال اللّٰه یوتیه من یشاء و فیه الخمسوأبوحنیفة ومحمد استدلابما روي عن ابن عباس۔ رضی اللّٰه۔انه قال بی العنبر:إنه شيء دسره البحر فلاشيء فیه،وحدیث عمر محمول علی الجیش دخلوا أرض الحرب فیصیبون العنبرفي الساحل، وعندنافي هذا الخمس، لأنه غنیمة،

[8] المبسوط للسرخی،۹۴/۴

[9] الدرالمختار وحاشیة ابن عابدین (ردالمختار،۶۸/۵)؛قال في الحاوي:ولایجوز بیع الهوام کالحیة والفأروالوزغة والضب والسلحفاة والقنفذوکل مالا ینتفع به ولا بجلده وبیع غیر السمک من دواب البحر،إن کان له ثمن کالسقنقوروجلودالحزونحوها۔ یجوز،وإلافلا کالضفدع والسرطان،بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع ،۶۱/۵

[10] البحر الرائق شرح کنز الدقائق ومنحة الخالق وتکملة الطوري،۱۸۷/۶؛ قلت: أرایت ان باع انسان شیئاً مما في البحرسوی السمک،السرطان وأشاه ذلک، هل تجیز بیع شي ء من ذلک، قال: لا قلت: وکذلک حمل الماء لو باعه رجل؟قال:نعم، لا یجوز بیع شي ء من ذلک إلا ان یکون من السمک قلت: ولم؟ قال: لأن هذا لیس له ثمن، قلت: أرایت ماکان له من ذلک ثمن من نحوالسفن وجلود الحزوأشاه ذلک هل یجوز بیعه وهو مما یکون في البحر؟ قال: نعم قلت: ولم؟قال: لأن هذا یباغ وینتفع به الناس،وأما الضفدع والسرطان وأشباء ذلک مما في البحر فلیس له ثمن ولا یجوز بیعه؛قلت:افتکره ماکان في البحر من الصیدسوی السمک؟ قال:نعم قلت: افتحیز بیع ماباعه؟ قال: لا قلت: ولم قد أجزت بیع السباع؟ قال لأن السباع لها ثمن، وماذکر من صید البحر سوی السمک فلیس له ثمن؛النتف في الفتاویٰ للسعدي ،۲۳۲/۱

[11] المعونة علی مذہب عالم المدینة ،ص:۱۸۰؛وأمادواب الماء التي لاتعیش إلا فیه کالسمک والسرطان والسلحفاة، وغیر ذلک فإنه طاہر في عینه لا ینجس إذامات، ولا ینجس ماماتت فیه تغیر أولم یتغیرإلا أنه إن غیر الماء منع الوضوء به من جهة الإضافة فقط، والأصل في هذه الجملة قوله ﷺ وفي البحر: "هوالطهوروماوه الحل میتته،ولأنه لایحتاج إلیٰ ذکاة فلم تلحقه نجاسة کسانر الطعام والشراب؛حلیة العلماء في معرفة مذاہب الفقهاء (۲۴۱/۱)

[12] المبسوط للسرخسی ،۲۴۸/۱۱؛البحر الرائق شرح کتر الدقائق ومنحة الخالق وتکملة الطوري، ۷۷/۶؛ وراد بالمیتة ماسوی السمک والجراد۔ الام للشافعي،۱۵۴/۷؛(قال الشافعي):رضی اللّٰه تعالیٰ عنه۔ولاباس بأن بصیدالحرم جمیع ماکان معاشه في الماء من السمک وغیره قال اللّٰه عزوجل]احل کم صیدوطعامه متاعاً لکم وللسیارة وحرم علیکم صیدالبرمادمتم حرما،(المائده۵:۹۶)فقال بعض أهل العلم بالتفسیر:طعامه کل ماکان فیه وهو شبه ماقال واللّٰه تعالیٰ اعلم؛الدونه ،۴۵۲/۱؛قال مالک ولا باس بصید البحر کله للمحرم...؛ قال:وقال مالک:یؤکل کل مافي البحر الطافي وغیر الطافي من صید البحرکله ویصیده الحرم؛قال:وقال مالک: الصضادع من صیدالبحر؛قال: وقال مالک: نرس الماء من صیدالبحر وسئل مالک عن ترس الماء إذا مات ولم یذبح أیؤکل؟ ؛فقال:إبي لاراه عظیماً أن یترک ترس الماء فلا یؤکل إلا یزکاة، قال:وقال مالک: فی جرة فیها صید ومأأشبهه وجدفیها ضفادع میتة، فقال لا بأس بذلک لانها من صیدالماء، قلت: فما یقول مالک في ترس الماء هذه السلحقاة التي في البراري؛قال:ماسألت مالکا عنها، وماأشک أنها إذا کانت في البراری أنها لیست من صیدالبحر والها من صید البر،فإذا دکیت اکلنت ولا تحل إلا بذکاة ولا بصیدهاالحرم۔

[13] الدرالمختار وحاشیة ابن عابدین (ردالمختار)،۵۶۱/۲؛

[14] حیوانات کی حوراک کا شرعی معیار، ص۲۳۱

[15] شرح الزرقاني علی مختصر خلیل وحاشیة البناني ،۴۰/۱؛واماالبري من ضفدع وسلحفاة وسرطان و نحوهافمیتته نجسة وفي الثعالبي أن السلحفاة البریة لا تألف الماء أصلاً۔المغني لابن قدامة ،۳۱۶/۳؛وصیدالبحر: الحیوان الذی یعیش في الماء ویبیض فیه،ویفرخ فیه، کالسمک والسلحفاة والسرطان ونحوذلک وحکي عن عطاء فیما یعیش في البر،مثل السلحفاة والسرطان، فأشبه

طبر الماء۔ الجموع شرح المهذب ،٢٣٨/١؛والثاني أن العاج هوالذبل يفتح الذال المعجمة واسكان الباء الموحدة وهو عظم ظهر السلحفاة البحرية كذاقاله الأصمعي وابن قتيبة وغيرهما من أهل اللغة: وقال أبوعلي البغدادي العرب تسمي كل عظم عاجا:المجموع شرح المهذب،٣٣/٩؛(قلت)الصحيح المعتمدأن جميع ما في البحرتحل ميتته إلا الضفدع ويحمل ماذكره الأصحاب أو بعضهم من السلحفاة والحية والنسناس على مايكون في ماء غير البحر۔

16۔ الدرالمختار وحاشية ابن عابدين (رد المختار،٦٨/٥؛قال في الحاوي:ولا يجوزبيع الهوام كالحية والفاروالوزغة والضب والسلحفاة والقنفذ وكل مالا ينتفع به ولا بجلده وبيع غير السمک من دواب البحر، إن كان له ثمن كالسقنقور وجلود الحرر ونحوها يجوز: وإلافلا كالضفدع والسرطان۔

17۔ حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح شرح نور الايضاح ،ص:١٦٧؛وقال الجوهري هو عظم الفيل الواحد عاجة۔وهوماجرى عليه المؤلف ويطلق العاج على الذيل وهو ظهر السلحفاة البحرية قاله الاصمعي ونقله صاحب المصاح وحمل عليه الشافعية ماورد انه كان لفاطمة رضي اللّٰه عنها سوار من عاج قوله”لأنه ليس نجس العين في الصحيح وعليه الفتوىٰ كمافي البحر عن الوهبانية لأن ظاهر كل حيوان ظاهر لاينجس إلا بالمؤت ونجاسة باطنه في معدته فلايظهرحكمها كنجاسة باطن المصلى نهرعن المحيط۔

18۔ الدرالمختار وحاشية وابن عابدين (رد المختار،٦٨/٥)؛روضة الطالبين وعمدة المفتين،٢٧٥/٣؛الضرب الثاني:مايعيش في الماء وفي البر أيضاً،فمنه طير الماء، كالبط والأوزونحوهما،وهي حلال كماسبق، ولاتحل ميتتها قطعا،وعدالشيخ ابو حامد والإمام، وصاحب ”التہذیب “ من هذا الضرب الضفدع والسرطان، وهما محرمان على المشهور ودوات السموم حرام قطعاً ويحرم التمساح على الصحيح،والسلحفاة على الأصع

19۔ الدرالمختار وحاشية (ردالمختار،٢٠٤/١)؛وأمافي الفيل فكذلک كماهوقولهما،وهوالأصح خلافامحمد،فقد روى البيهقى، انه۔ صلى اللّٰه عليه وسلم۔ كان يمتشط بمشط من عاج ”وفسره الجوهرى وغيره يعظم القيل، قال في الحلية وحطى الحطابي في تفسير ه له بالذبل... والذبل بالذال المعجمة: جلد السلحفاة البحرية أوالبربي أعظام ظهر دابة بحرية قاموس۔ و في الفتح: هذاالحديث يبطل قول محمدبنجاسة عين الفيل۔

20۔ صحيح البخارى ،١١٢/٣؛عن عبداللّٰه بن عمر رضي اللّٰه عنهما: أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال: ((عذبت امرأة في هرة حبستهاحتىٰ ماتت جوعا،طدخلت فيها النار)) قال:فقال: واللّٰه أعلم: ((لاأنت أطعمتهاولا سقينها حين، حبستها ولاأنت أرسلتها،فاكلت من خشاش الأرض۔“؛صحيح مسلم ،٦٢٢/٢

21۔ البحرالرائق شرح كتر الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري ،١١٩/١؛اللحم إذاأنتن قالوايحرم أكله ولم يقولوا تنجس؛حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح،ص:٣٩؛ويتفرع على حرمة أكل اللحم إذاأنتن للإيذاء لا للنجاسة حرمة أكل الفسيخ المجموع شرح المهذب ،١١٤/٩؛قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم (إذا رميت سهمک فغاب ثلاث ليال فادركته فكل مالم ينتن (رواة مسلم قال أصحابنا النهي عن أكله إذا أنتن للتريه لا للتحريم)؛المغنى لابن قدامة، ٣٩٤/٩؛فإذا أنتن طفا،فكرهه لنتنه، لا لتحريمه،الموسوعة الفقيهة الكويتية، ٢٦٧/٨؛إذااستحالت البيضة دماصارت نجسة عند الحنفية والمالكية والحنابلة في الصحيح من مذهبهم، وفي الأصح عند الشافعية ، ومقابله أنها طاهرة، وإذاتغيرت بالتعفن فقط فهي طاهرة عندالحنفية والشافعية والحنابلة، كاللحم المنتن، وهي نجسة عند المالكية۔

22۔ المقنع لابن قدامة المقدسي،٥٢٩/٣؛وجميع حيوان البحروالحية والتمساح وقال ابن حامد وإلاالكوسج وقال أبوعلى النجاد لا يباح من البحر مايحرم نظيره في البركختريرالماء وإنسانه؛مطالب أولي النهى في شرح غاية المنتهى، ٣١٥/٦، ط بيروت: ويحل كل حيوان بحري لقوله تعالىٰ:] أحل لكم صيدالبحر وطعامه متاعالكم وللسيارة(المائده٥:٩٦) وقوله۔ صلى اللّٰه عليه وسلم۔ لماسئل عن ماء البحر:((هوالطهورماؤه الحل ميتته)) رواه مالک وغيره؛(غير ضفدع) فيحرم نصا ”واحتج بالنهي عن قتله ولا ستخباثها، فتدخل في قوله تعالىٰ :]ويحرم عليهم الخبائث (الاعراف٧:١٥٧)و غير (حية) لأنهامن المستخبثات (و)غير (تمساح) نصالأن له نابا يفترس الناس وغيرهم، والكوسج هوسمكة لها خرطوم كالمنشار، وتسمى القرسي،فتباح كخنزيرالماء وكلبه وإنسانه، لعموم الآية والأخبار، وروى البخاري أن الحسن بن علي ركب على سرج عليه من جلود كلاب الماء؛الموسوعة الفقهية الكويتية، ١٣١/٥؛لكنهم لم يستثنوا سمك القرش فهو حلال، وإن كان له نابا،يفترس به والظاهر أن التفرقة بينهما مينية على أن القرش نوع من السمك لايعيش إلا في البحر بخلاف التمساح(المقنع لابن قدامة،٥٢٩/٣؛ومطالب أولي النهى،٣٢٩/٦،٣١٥؛بدائع الصنائع، ٣٦/٥،٣٥، ط المكتبة العلمية۔بيروت؛ردالمختار على الدر المختار،١٩٥/٥،ط إحياء التراث؛(ولا) يحل(حيوان ماني إلا السمک) الذى مات بآفة ولومتولدا في ماء نجس ولو طافية مجروحة، وهبانية (غير الطافي) على وجه الماء الذى مات حتف أنفه وهومابطنه من فوق، فلوظهره من فوق فليس بطاف فيؤكل كمايؤكل ما في بطن الطافي، وما مات بحرالماء أو برده ويربطه فيه أوإلقاء شىء فموته بآفة وهبانية (و) إلا (الجريث)سمک أسود (والمارماهٹ) سمک في صورة الحية، وافردهما بالذكرللخفاء وخلاف محمد؛الفتاوىٰ الخانية بهامش الهندية، ط الفكر،٣٥٧/٣؛ولاباس بجميع أنواع السمک نحوالجريث والمارماهي۔ ولا يؤكل ما في البحر سوى السمک وطير الماء عندنا الموسوعة الفقهية

الکویتیة، ۵/۱۳۰،۱۲۸؛(ولا يحل عندالحنفية من الحيوان المائي شى ء سوى السمک فيحل أكله سواء أكان ذافلوس (قشر) أم لا؛الثمرالداني شرح رسالة ابن أبي زيد القيرواني ،ص:۶۷۰؛وأماالتعلب فليس بسبع وإن كان له ناب لأنه لايعدوبه ولايفترس)

23 ۔ أستيناماً من حديث صحيح البخارى،۳/۱۱۲؛لعبداللّٰه بن عمر رضي اللّٰه عنهما في الهرة، صحيح مسلم،۲/۶۲۲

24 ۔ الحاوي الكبير،۱۵/۱۴۷؛وعندي إنه محمول على الكراهة دون التحريم، لأن النهي عنها وارد، لأجل ماتاكله من الأنجاس، وهي تغتذيه في كرشها،والعلف الطاہر ينجس في الكرش ،فساوى في حصوله منه حال النجس، ولأن لحوم ما ترعى الأنجاس نتن، وأكل اللحم إذانتن يحرم وإذا كان هكذا فكلما كان أكثر غذانه رعي الأنجاس كان أكل لحمه وشرب لبنه مكروها

25 ۔ امداد الاحکام،۳/۳۹۰

26 ۔ شرح الزرقانی،۱/۲۱ح؛اشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر،۱/۴۹

27 ۔ فاکہۃ البستان فی مسائل ذبح وصید الطیر والحیوان،ص:۲۷۶

28 ۔ المغنی والشرح الکبیر،۱/۳۹۔۴۰

29 ۔ فتح القدیر،۱/۵۷؛آبی حیوانات کے خون سے متعلقہ بحث کے لیے دیکھیے،البنایۃ،۱/۷۴۸؛شرح الخرشی،۱/۹۳

30 ۔ سلسلہ جدید فقہی مباحث مع تقریظ علمائے کرام،زیر سرپرستی حضرت مولانا مجاہد الاسلام قاسمی،مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، تحقیقات اسلامک اکیڈمی انڈیا،دارالاشاعت،کراچی،۲۰۱۷ء،۵/۱۷۵؛ابن عابدین،۹/۴۴۴؛المغنی،۱۱/۱۸۵؛المجموع،۹/۲۸

31 ۔ المغنی،۱۱/۱۸۵؛المجموع،۹/۳۰؛سلسلہ جدید فقہی مباحث،۵/۱۷۵

32 ۔ بدائع الصنائع،۵/۳۵؛الدر المختار،۵/۲۱۴؛الفقہ الاسلامی وادلتہ،۴/۲۸۹؛نیل الاوطار،۵/۲۲۷

33 ۔ سبل الاسلام،۱/۱۱؛الروضۃ الندیۃ،۲/۴۱۷

34 ۔ المائدہ5: 90

35 ۔ النساء4 : 29

36 ۔ البقرۃ2 : 195

37 ۔Encyclopedia Britannica, vol 25,p889

38 ۔ فتاویٰ عالمگیری،۸/۴۳۱تا۴۳۳ملخصًا

39 ۔ حاشیہ ابن عابدین،۶/۳۰۷

40 ۔ المائدہ۵: ۹۶

41 ۔ الفاطر ۱۲:۳۵؛اور پانی کے دونوں ذخیرے یکساں نہیں ہیں ایک میٹھا اور پیاس بجھانے والا ہے۔ پینے میں خوشگوار اور دوسرا سخت کھاری کے حلق چھیل دے مگر دونوں سے تم تروتازہ گوشت حاصل کرسکتے ہو۔

42 ۔ سنن ابی داؤد،کتاب الوضوء باب الوضوء بما البحر،رقم الحدیث:۸۳

43 ۔ الاعراف۷: ۱۵۷

44 ۔ البقرۃ ۲: ۱۷۳؛بے شک حرام کیا گیا ہے تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت۔ اور کوئی ایسی چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔